Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ — بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ / ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش / ۱۰ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۹ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح اسلام آباد سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۹ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال کھانسی اور کمزوری کی وجہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ احباب صحت [illegible] کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم شبیر احمد خان صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری [illegible] کے والد صاحب محترم کو اب بخار سے آرام [illegible] بہت ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے [illegible]

محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے [illegible] بلوچستان گذشتہ اکتوبر سے بیمار چلے آتے [illegible] ہائی بلڈ پریشر سے تو اب آرام ہے مگر [illegible] تکلیف تا حال چل رہی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے کئے جائیں۔ امراء اور صدر صاحبان ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے ہوں۔ رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت

۳۱ مارچ و یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مارچ، یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو گی۔

(۱) جماعتیں حسب قاعدہ تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۲ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

(۲) امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو ان کی اطلاع ۲۹ فروری تک اور نمائندگان کی اطلاعات حسبِ قاعدہ ۱۰ مارچ تک ضرور بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی کا نام نماز ہے جو مومن کی غذا ہے

جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن بھی خدا سے علیحدہ ہو کر زندہ نہیں رہ سکتا

"محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت (مومن) کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتے اور جس کی محافظت اور نگہبانی بعینہٖ اُس مسافر کی طرح وہ کرتے رہتے ہیں جو ایک دشتِ بے آب و دانہ میں اپنی چند روٹیوں کی محافظت کرتا ہے جو اُس کے پاس ہیں اور اپنے کسی قدر پانی کو جان کے ساتھ رکھتا ہے جو اُس کی مشک میں ہے۔ واہب مطلق نے انسان کی رُوحانی ترقیات کیلئے یہ بھی ایک مرتبہ رکھا ہوا ہے جو محبت ذاتی اور عشق کے غلبہ اور استیلاء کا آخری مرتبہ ہے اور درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کیلئے محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے بلکہ وہ بار بار جسمانی رُوح کو بھی اس غذا پر فدا کرنا چاہتا ہے وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اور خدا سے علیحدہ ایک دم بھی بسر کرنا اپنی موت سمجھتا ہے اور اُسکی رُوح آستانۂ الٰہی پر ہر وقت سجدہ میں رہتی ہے اور تمام آرام اُس کا خدا ہی میں ہو جاتا ہے اور اُسکو یقین ہوتا ہے کہ میں اگر طرفۃ العین بھی یادِ الٰہی سے الگ ہوا تو بس میں مرا۔ اور جس طرح روٹی سے جسم میں تازگی اور آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کی قوتوں میں توانائی آجاتی ہے اس مرتبہ پر یادِ الٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے مومن کی رُوحانی قوتوں کو ترقی دیتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی قدرت اسباب میں مقیّد نہیں ہے

گزشتہ شمارہ میں ہم واضح کر چکے ہیں کہ دنیا میں دہریت پھیلنے کا ایک بڑا سبب اسباب پرستی بھی ہے۔ مغربی سائنسدانوں نے یہ مشاہدہ کر کے کہ نظامِ کائنات میں عمل اور ردِّ عمل اور اسی طرح اسباب کا سلسلہ جاری ہے یہ سمجھ لیا کہ نعوذ باللہ خدا کوئی نہیں اسباب کا لامتناہی سلسلہ ہی سب کچھ ہے۔

ہم نے قرآن مجید کی رُو سے واضح کیا تھا کہ مغربی سائنسدانوں کا یہ نظریہ سراسر باطل ہے، اس لئے کہ اسباب کا سلسلہ لامتناہی نہیں ہے بلکہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جسے اُس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا ہے۔ اسباب نیز عمل اور ردِّ عمل کا سلسلہ بھی اُسی کا پیدا کردہ ہے۔ اگر ہم کائنات کے آغاز کا کھوج لگائیں تو اسباب ایک حد پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں اور بجز اس کے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ اُس مرحلہ میں یہ اقرار کیا جائے کہ کُنْ فَیَکُوْنُ کی جلوہ نمائی ہی سلسلۂ اسباب کو بھی معرضِ وجود میں لانے کا موجب ہوئی ہے۔ اس لئے علّت العلل خود خداتعالیٰ کی ذات ہے جس سے تمام مشہود اور غیر مشہود چیزیں وجود پذیر ہوئی ہیں۔ خدا ہی کی ذات ہے جو اوّل بھی ہے اور آخر بھی، اس لئے اپنے آغاز کے لحاظ سے بھی اور اپنے انجام کے لحاظ سے بھی بلا استثناء تمام چیزیں بالآخر اپنے پیدا کرنے والے اور کامل اقتدار رکھنے والے خدا کی طرف ہی منتہی ہوتی ہیں۔

قرآن مجید کی جن متعدد آیات سے ہم نے ثابت کیا تھا کہ اسباب کا سلسلہ لامتناہی نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ ایک حد تک ہی چلتا ہے جس کے بعد کُنْ فَیَکُوْنُ کی جلوہ نمائی کا اقرار کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ ان آیات میں بیان کردہ ابدی صداقت پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ہی روح پرور انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام مغربی سائنسدانوں کی غلطی واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کیا اُن کو اس بات کی خبر نہیں ہے کہ ہر ایک سبب کا انتہا آخر کار ہمارے خدا تک ہی ہے۔ تھوڑی دور تک چل کر اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور صرف امرِ خالص کا مرتبہ رہ جاتا ہے کہ جسے کسی طرح ہم سبب کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہ جاتی ہے اور اسباب کا سلسلہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اسباب کا سلسلہ تو صرف چند قدموں تک ساتھ دیتا ہے، اس کے بعد خدا تعالیٰ کی غیر مدرک اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے کہ جس کی حد اور انتہا ہی نہیں ہے، اور ایسا دریا ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور ایک ایسا دشت ہے کہ جو طے ہونے میں نہیں آتا۔ یہ کہنا کہ قدرتِ خالص اللہ تعالیٰ کی بے کار ہو جاتی ہے اور صرف اسباب رہ جاتے ہیں بڑی بے انصافی ہے۔"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۵، ۳۶)

حضور علیہ السلام نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ اسباب کا سلسلہ تو چند قدموں تک ساتھ دیتا ہے جس کے بعد خدا تعالیٰ کی غیر مدرک اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے۔ اسی ابدی صداقت کی بعض مثالیں دے کر اسے بہت ہی مسحور کن انداز میں ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"کیا تم کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ خداتعالیٰ نے آدمؑ اور عیسیٰؑ کو کیسے پیدا کیا؟ اور موسیٰؑ کے لئے کس طرح دریا کو شگاف کیا کہ جس سے موسیٰ علیہ السلام تو دریا سے سلامت گزر گئے اور فرعون غرق ہو گیا؟ اب تم ہی جواب دو وہ کونسی کشتی تھی جس پر بیٹھ کر موسیٰؑ دریا سے گزرے۔

خداتعالیٰ نے اس قصّہ کو قرآن کریم میں بے فائدہ نہیں ذکر کیا ہے بلکہ ایسی بڑے بڑے معارف اور حقائق ہیں تاکہ تم کو اس بات کا علم ہو کہ اس پاک ذات اللہ تعالیٰ کی قدرت اسباب میں مقید نہیں ہے اور تمہارے ایمان ترقی کریں، آنکھیں کھلیں اور شکوک و شبہات رفع ہوں اور تم کو یہ شناخت حاصل ہو کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اُس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے، اُس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جو شخص اُس کی وسعتِ قدرت سے منکر ہو کر اسباب کے احاطہ میں اسے مقید کرتا ہے تو سمجھو کہ صدق کے مقام سے وہ گر پڑا۔ پس اگر کوئی شخص حکم خداوندی سے اسباب کو ترک کرتا ہے تو تم اسے بُرا مت کہو اور خداتعالیٰ کے قانون کو ایک تنگ و تاریک دائرہ میں محدود مت کرو۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سلسلۂ اسباب کے محدود ہونے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کے انسانی فہم و ادراک کی حدود سے بالا اور وراء الوراء ہونے سے متعلق قرآن مجید کی بیان کردہ جس ابدی صداقت کا مندرجہ بالا ارشادات میں ذکر فرمایا ہے خود مغربی سائنسدان بھی تحقیق کے دوران بہت کچھ ٹھوکریں کھانے کے بعد اب اسے تسلیم کرنے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں چنانچہ مغرب سے شائع ہونے والے بعض سائنسی جرائد میں گاہے گاہے ایسے مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں سلسلۂ اسباب کے یکسر منقطع ہونے اور عقلِ انسانی کے یکسر عاجز آنے کا اظہار کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ انگریزی کے بلند پایہ سہ ماہی مجلہ "امریکن جرنل" کی مارچ ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں ڈاکٹر ہسٹن سمتھ (DR. HUSTON SMITH) کا ایک بہت قابلِ قدر مضمون "مغربی افکار میں انقلاب" (THE REVOLUTION IN WESTERN THOUGHT) کے زیر عنوان شائع ہوا تھا۔ اُس میں انہوں نے ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہر علم طبعیات پی۔ ڈبلیو برج مین کے ایک مضمون کا اقتباس بھی درج کیا تھا، جو اس حقیقت کے اعتراف پر مشتمل تھا کہ نظامِ کائنات میں اسباب کا سلسلہ ایک حد پر آکر ختم ہو جاتا ہے جس سے آگے کائنات کی گتھی کو سلجھانے میں عقل یکسر عاجز آکر ہتھیار ڈال دیتی ہے۔ مشہور امریکی ماہرِ علمِ طبعیات برج مین کے مضمون کا وہ اقتباس یہ ہے:۔

"عجب نہیں نیچر کی ساخت کا ڈھانچہ بالآخر ایسا ہی ہو کہ ہماری فکری صلاحیتیں اس پر پوری اُتر ہی نہیں سکتیں۔ . . . یہ دنیا (مراد سلسلۂ اسباب - ناقل) ہماری تحقیق کے دوران بالآخر غائب ہو کر ہمیں دھوکہ دے جاتی ہے۔ . . . اور ہم ایک ایسی کیفیت سے دوچار ہو جاتے ہیں کہ جسے ہم بیان کر ہی نہیں سکتے۔ ہم سائنس کے عظیم علمبرداروں کی تقلید میں بالآخر ایک ایسی حد پر پہنچ گئے ہیں جس سے آگے جانا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے حالانکہ ان عظیم پیش رو سائنسدانوں کا خیال تھا کہ ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جس پر ہم اپنی عقل کی مدد سے حاوی ہو سکتے ہیں۔"
(امریکن جرنل مارچ ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۶)

یہ اس امر کا اقرار نہیں تو اور کیا ہے کہ کائنات کی کنہ اور کیفیت دریافت کرنے کے سلسلہ میں اسباب کا سلسلہ یکسر منقطع ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ عقل وہیں عاجز آتی ہے جب اسباب کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور کسی شئے یا امر کی ظاہری علّت کا پتہ ہی نہ لگے۔ یہ وُہی مرحلہ ہے کہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے **"امرِ خالص کا مرتبہ"** قرار دیا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ اس مرحلہ میں کُنْ فَیَکُوْنُ کے تحت خدا تعالیٰ کی قدرتِ خاص کی جلوہ نمائی ہوتی ہے اور اس امر کا ایک بیّن ثبوت منصّۂ شہود پر آتا ہے کہ اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ اور یہ کہ اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی۔ یہ صورتِ حال اس امر کی آئینہ دار ہے کہ دنیا رفتہ رفتہ اسباب پرستی کی نامعقولیت کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف آرہی ہے۔ جوں جوں وہ خدا تعالیٰ کی طرف آئے گی، اسلام کی حقانیت اس پر آشکار ہوتی چلی جائے گی۔

قطعۂ سنِ وفات

جناب روشن دین صاحب تنویر مرحوم و مغفور سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل

اُٹھ گیا روشن صحافت کا امام
شعر کی دنیا میں تھا جس کا مقام
جس کا خامہ ذوالفقارِ بے نیام
"صورِ اسرافیل" تھا جس کا پیام
ہاتفِ غیبی پکارا بر مزار
"داخلِ جنت ہوا زیبا نگار"
۱۳۹۱ھ

(یعقوب امجد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی روح پرور خطاب

غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر جماعت احمدیہ کی حرکت میں بہت تیزی پیدا ہو چکی ہے

(فرمودہ ۱۵ اراخاء ۱۳۵۰ ہش ۱۵ اراکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۳)

خلیفۂ وقت اور جماعتی قربانیاں

خلیفۂ وقت کا کام ہے وہ جماعت سے محنت کرواتا ہے (یعنی) ایک قربانی دینے ہیں تو وہ ان سے ایک بڑی قربانی کا مطالبہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہے کہ پچھلے چند سالوں میں اتنا (مومینٹم) یعنی غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر ہماری جو حرکت ہے اس میں اتنی شدت پیدا ہو چکی ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔

میں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کو بھی کہا تھا کہ میں نے سوچا اور مجھے تمہارے متعلق فکر پیدا ہوئی کیونکہ آج سے قریباً چھ سال پہلے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی گئی تھی اور جماعت نے اس پیار کے نتیجہ میں جو انہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے تھا۔ وہ پیار جو انہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی معہودؑ (جو در اصل ایک ہی وجود ہے) کے ساتھ ہے اور وہ پیار جو انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اس کے نتیجہ میں انہوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک کمزور اور غریب جماعت نے دوسری مالی ذمہ داریوں کے علاوہ قریباً ۳۴ لاکھ روپیہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیا لیکن اس کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کی حرکت جماعتی حرکت سے بہت پیچھے رہ گئی۔

تاہم فضل عمر فاؤنڈیشن نے مالی لحاظ سے ایک نمایاں کام یہ کیا ہے کہ لائبریری کی عمارت بنوا دی ہے۔ لیکن ان چار سالوں میں اس عمارت پر جو رقم خرچ کی گئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں صدر انجمن احمدیہ نے (جس میں تحریک جدید اور دوسرے اداروں کو نہیں لیتا) اس سے چار پانچ گنا زیادہ پیسہ خرچ کر کے عمارتی لحاظ سے جماعتی ضرورتوں کو پورا کیا ہے۔ غرض فاؤنڈیشن نے اس (لائبریری کی عمارت) کے علاوہ کوئی اور نمایاں کام نہیں کیا۔ میں نے اسی کے متعلق کرنل عطاء اللہ صاحب سے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے خود یہ خیال آیا اور مجھے فکر پیدا ہوا ہے۔ ہم سوچ رہے ہیں آپ ہماری رہنمائی کریں۔ میں نے کہا میری پہلی رہنمائی یہ ہے کہ آپ سر جوڑیں اور دعائیں کریں اور سوچیں پھر میرے پاس آئیں جو خدا تعالیٰ میرے ذہن میں ڈالے گا وہ میں بتا دوں گا۔

اس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ چکا ہوں۔

آپ کے سامنے یہ بات اس لئے رکھ رہا ہوں کہ جس دن فضل عمر فاؤنڈیشن شاہراہ غلبہ اسلام پر حرکت میں آئی تھی اس کی نسبت بہت زیادہ حرکت جماعت کے دوسرے اداروں میں پیدا ہو چکی ہے مثلاً پچھلے سال "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے لئے جس مال کی ضرورت تھی اس کی خاطر میں نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" جاری کیا چنانچہ اس مالی تحریک کے علاوہ وصیت کے چندے، عام چندے، تحریک جدید کے چندے، وقف جدید کے چندے، خدام الاحمدیہ کے چندے، انصار اللہ کے چندے اور لوکل جماعتوں کے چندے تھے اور پھر انہوں نے علاوہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ۳۴ لاکھ روپے دے کر دوست بظاہر تھکے ہوئے تھے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی اور خود رہنمائی فرمائی تھی کہ تم جماعت سے قربانی لو میری یہ قوم بشاشت سے قربانی دیتی چلی جائے گی۔ چنانچہ وہ لوگ جو دنیا کی نگاہ میں تھکے ہوئے سمجھے جاتے تھے انہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن سے کہیں زیادہ مال "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں دے دیا۔

خدا تعالیٰ سے تجارت اور غیر معمولی برکت

جس وقت مال آتا ہے تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ دنیا میں ہر قسم کے ذہن ہوتے ہیں مسلمانوں میں بھی تاجرانہ ذہن پایا جاتا ہے بنیا ہونا صرف ہندو کی اجارہ داری نہیں ہے مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بڑے تاجرانہ ذہن رکھتے ہیں۔ ایسے تاجرانہ ذہنوں کو فکر پڑ گئی کہ پیسہ آ گیا ہے اس کو تجارت میں لگنا چاہیئے ورنہ یہ بڑھے گا نہیں۔ میرے پاس ایک سے زیادہ دوست آئے۔ انہوں نے کہا کہ روپیہ جمع ہے اسے تجارت میں لگائیں۔ آج کل بعض کمپنیاں اچھی ہیں اگر وہ مل جائیں اور ان میں پیسہ تجارت میں لگایا جائے تو دس فیصد تک نفع مل جاتا ہے۔ میں نے ان کی بات سنی (میں ہر ایک کی بات آرام سے سنتا ہوں) اور مسکرا کر کہا کہ جس ہستی سے میں تجارت کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ مجھے دس فیصد سے کہیں زیادہ نفع دے گا۔ میں تو اس سے ۳۰۰ فیصد نفع کی امید لگائے بیٹھا ہوں۔ اس لئے اگر آپ ۳۰۰ فیصد سے زیادہ نفع کسی اور جگہ سے لے دیتے ہیں تو پھر ہم تھوڑا سا پیسہ وہاں بھی لگا دیں گے۔ مگر یہاں ۳۰۰ فیصد کون دیتا ہے بہر حال وہ تو ہوا۔ جماعت سے میں نے کہا تھا کہ خرچ کر دینا ہے افریقہ میں بھی یہی کہا تھا۔ لیکن مجھے پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "تجارت" کا محاورہ ویسے ہی استعمال نہیں کیا۔ جو اللہ تعالیٰ سے تجارت کرتا ہے وہ گھاٹے میں کس طرح رہ سکتا ہے؟ صرف ایک مثال دے دیتا ہوں اس کی تفصیل میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح فضل کیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ وہ ہماری کمر پر ہاتھ رکھیں اور ہمیں آگے ہی آگے تیزی سے چلاتے چلے جائیں۔

مغربی افریقہ کے ایک ہیلتھ سنٹر (جس کی میں مثال دے رہا ہوں اور وہ دوسروں سے نسبتاً اچھا ہے) کے کھولنے پر ہم نے ڈیڑھ ہزار پونڈ خرچ کیا اور یہ سب خرچ بیرون پاکستان کی جماعتوں کے چندے سے کیا جاتا ہے۔ دس فیصد کے لحاظ سے ڈیڑھ ہزار پونڈ پر ہمیں ڈیڑھ سو پونڈ سال کا نفع ہونا چاہیئے تھا یعنی اگر ہم یہی ڈیڑھ ہزار پونڈ کسی اچھی کمپنی میں لگا دیتے تو سال کے بعد وہ کمپنی ہمیں ڈیڑھ سو پونڈ نفع دے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ ہزار کے اوپر ہمیں پانچ مہینے کے بعد جو نفع دیا وہ چھ ہزار پونڈ ہے۔

افریقہ میں ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کا قیام

پھر یہ تو ایک مالی چیز ہے اصل چیز عوام کی خدمت ہے اس سے وہاں ایک جوش اور پیار پیدا ہو رہا ہے (جوش کام کے لئے اور پیار ان خادموں کے کام کے ساتھ) اصل بنیادی چیز اسلام ہے جس کے ساتھ ہم پیار پیدا کرنا چاہتے ہیں اور جس کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیار پیدا ہوگا۔ جب تک یہ ہمیں ہیلتھ سنٹرز کے لئے ہمیں زمینیں دے رہے ہیں اور پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ جلد ہسپتال کھولے جائیں اور ابھی وقت بھی کیا ہوا ہے۔ میں پچھلے سال ہی افریقہ سے واپس آیا تھا اور اس طرح قریباً چودہ مہینے ہوئے ہیں اور وعدہ بھی نے یہی کیا تھا کہ اگلے پانچ سال کے لئے سکیم بنا رہے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشا گیمبیا میں مجھ پر ظاہر ہوا تھا اور یہ اس وقت ظاہر ہوا تھا جب میرے پاس اس کام کیلئے ایک لاکھ آنہ بھی نہیں تھا لیکن مجھے کوئی گھبراہٹ اسلئے نہیں ہوئی کہ جب خدا تعالیٰ جو تمام دولتوں کا مالک ہے وہ کہتا ہے تو وہ مجھے دے گا بھی۔ چنانچہ میں نے لندن آ کر بھی یہی اعلان کیا تھا اور یہاں آ کر بھی یہی اعلان کیا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ پیسہ کہاں سے آئیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو دولتوں کا اصل مالک ہے اس نے کہا ہے تو وہ دے گا کیونکہ اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے یا مجھے یہ فکر نہیں تھی کہ آدمی کہاں سے آئیں گے چند سال ہوئے میں نے تحریک جدید کو کہا کہ تم وہاں اور ڈاکٹر کیوں نہیں بھیجتے؟ تو تحریک نے کہا کہ کوئی ڈاکٹر ہی نہیں ملتا ہم بھیجیں کسے؟ اور وہاں میں وعدہ کر آیا تھا چھ ملکوں کے لئے کم سے کم ۱۸ ڈاکٹروں کا اور یہ کہتے تھے کہ ہمیں وہاں بھیجنے کے لئے ایک ڈاکٹر بھی نہیں ملتا۔ لیکن مجھے کوئی فکر نہیں تھا بلکہ مجھے یقین تھا کہ جب خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ وہاں ڈاکٹر بھیجے جائیں تو ڈاکٹر آئیں گے کیونکہ میں نے ڈاکٹر پیدا نہیں کرنے وہ خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔

بے لوث خدمت کا جذبہ

جتنے سکولوں کا میں نے وعدہ کیا تھا نیز جو ہیلتھ سنٹرز ہیں ان کا نیز سکولوں اور ہسپتالوں کا پانچ سالہ بجٹ ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ ہے اور اس کا چندہ بصورت وعدے نصرت جہاں ریزرو فنڈ ۴۸ لاکھ کے قریب پہنچا ہے اور خرچ ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کا ہے۔ باقی قریباً نوے لاکھ روپے کہاں سے آئیں گے؟ مگر مجھے فکر نہیں تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ اب یہی ہیلتھ سنٹرز روپیہ کما رہے ہیں اور ان کے ذریعہ جو کمایا جاتا ہے وہ وہیں ان لوگوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے کیونکہ ہم Exploitation (ایکسپلائٹیشن) کے لئے وہاں نہیں گئے۔ ہم وہاں خدمت کے لئے گئے ہیں۔ ہم اسلام کی محبت پیدا کرنے کے لئے گئے ہیں اور اسلام کی محبت پیدا ہی نہیں ہو سکتی اگر آپ ایک دھیلہ بھی وہاں سے نکالیں۔ پھر تو وہ کہیں گے تم تو ہمارے پیسے کے لالچ میں یہاں آئے تھے۔ ہم ان سے کہتے ہیں ہم پیسے کی لالچ میں نہیں آئے۔ ہم خدمت کے جذبہ سے آئے ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ
علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذاہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود" "نظام بیمہ" "بیمہ اور متعلقہ مسائل" "تجارتی کمپنیوں کا نظام" "انڈسٹری" "بین الاقوامی تجارت" ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائیگا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کریگا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کریگا اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکیگا

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے کسی حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۸ الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دیکر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(۸ ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو۔ اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو۔ تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کرلے۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

حضرت ڈاکٹر احمد دین صاحب کی وفات

حضرت ڈاکٹر احمد دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے اور جن کا نام ایک نشان کی شہادت کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۹۴ پر درج فرمایا ہے ۲۰ جنوری ۱۹۷۲ء کو مساکہ یوگنڈا مشرقی افریقہ میں وفات پاگئے اور وہاں ہی اگلے روز تدفین عمل میں آئی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب ۱۹۱۹ء میں ابتداءً مشرقی افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ آپ کو مشرقی افریقہ کے تینوں ممالک کینیا، یوگنڈا اور ٹانگانیکا میں مختلف سرکاری حیثیتوں سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد مساکہ (یوگنڈا) میں قیام پذیر رہے مشرقی افریقہ میں آپ جہاں جہاں بھی رہے اپنے سرکاری فرائض کی سرانجام دہی کیساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

مساکہ میں اپنے رہائشی پلاٹ کے ساتھ ہی آپ نے کوشش کر کے حکومت سے مسجد اور قبرستان کے لئے دو ایکڑ کا پلاٹ حاصل کیا اور ۱۹۶۳ء میں اپنی نگرانی میں یہاں پہلی احمدیہ مسجد تعمیر فرمائی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس مسجد کا امام مقرر فرمایا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ (جو حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب رضی اللہ عنہ مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی بڑی صاحبزادی ہیں) کے علاوہ چار صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے عزیز منیر الدین صاحب جنہیں ۱۹۶۹ء میں حصول تعلیم کے سلسلہ میں پاکستان بھجوایا تھا جولائی ۱۹۶۹ء میں وفات پاگئے اور ربوہ میں مدفون ہوئے۔ وفات کے وقت مرحوم کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں انگلستان میں تھیں۔ ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے یوگنڈا میں اور دو صاحبزادیاں پاکستان میں ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام سے نوازے۔

آپ کی صاحبزادی لطیفہ طور صاحبہ لاہور میں ہیں اور مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرماویں۔

(محمد شفیق قیصر سابق مبلغ یوگنڈا مشرقی افریقہ)

دعائے مغفرت

محترمہ فتح بی بی صاحبہ ۲۸ جنوری بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور خلافت اولیٰ میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں مرحومہ بہت نیک دعاگو اور غریب پرور اور ہمدرد تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ گہری عقیدت و محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک لڑکا اور ایک لڑکی دس پوتے پوتیاں اور دس نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک لڑکے مکرم و محترم خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ ہیں اور آپ کی لڑکی ناصرہ بی بی اہلیہ مکرم ملک دین محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننگڑی ہیں۔ مرحومہ کا جنازہ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا اور جنازہ سے قبل تعزیت بھی فرمائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(خواجہ عبدالمومن ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے بازو میں چوٹ لگ گئی تھی ابھی تک مکمل آرام نہیں آیا خاکسار خود بھی بیمار رہا ہے احباب جماعت ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

(عبید اللہ ملک ربوہ)

نوٹ:۔ انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے؟

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۰۶۱۷

میں میاں محمد ریاض سیفی ولد میاں دین محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۷۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: محمد ریاض سیفی۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ بیومنٹ روڈ کراچی نمبر ۴

گواہ شد: چوہدری عبدالستار علیم ولد چوہدری غلام نبی صاحب مرحوم پریذیڈنٹ حلقہ صدر ۶/۳۶ B پی اینڈ ٹی کالونی گزری روڈ کراچی ۶

گواہ شد: نذیر احمد منصور ولد برکت علی قائد حلقہ صدر مکان نمبر ۵۵ گلی ۲۰ دہلی کالونی گزری روڈ کراچی نمبر ۶۔

مسل نمبر ۲۰۶۱۸

میں محمد الدین ولد نبی بخش مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: محمد الدین چوکیدار، پھل لیبارٹری۔ جناح روڈ کوئٹہ نزد سنڈیمن ہسپتال۔

گواہ شد: عبدالرشید ارشد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ

گواہ شد: سید محمد یعقوب خادم مسجد شارع علامہ جناح کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۶۱۹

میں محمد یونس ولد خوشی محمد صاحب قوم ہجرا پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد یونس ولد خوشی محمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد: خوشی محمد۔ دارالصدر شمالی۔ ربوہ

گواہ شد: عبدالسلام بھٹی صدر موصیان دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۶۲۰

میں رسولاں بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم [illegible] پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ڈیرہ چک ۲۹ R.B ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ پانچصد روپے خاوند سے وصول شدہ۔ ۲۔ زیور طلائی وزنی پانچ تولے مالیتی نوصد روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ: رسولاں بی بی زوجہ غلام رسول صاحب ڈیرہ چک ۲۹ R.B ڈاکخانہ حویلی ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: غلام رسول ڈیرہ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: چوہدری شوق محمد صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ چک ۲۹۔ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۲۱

میں محمد ذکریا داؤد ولد محمد یوسف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد ذکریا داؤد ولد شیخ محمد یوسف صاحب دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد: شیخ محمد یوسف والد موصی دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد: قاضی عبدالسلام بھٹی صدر موصیان محلہ دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۲۲

میں مبارکہ بیگم بنت محمد یوسف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پہ میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: مبارکہ بیگم بنت شیخ محمد یوسف صاحب دارالصدر شمالی۔ ربوہ

گواہ شد: شیخ محمد یوسف والد موصیہ دارالصدر شمالی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: قاضی عبدالسلام بھٹی صدر موصیان محلہ دارالصدر شمالی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۲۳

میں نصرت شہناز زوجہ عبداللطیف صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نصرت شہناز ۱۸۶۱ پیر کالونی مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵

گواہ شد: عبدالمجید وصیت نمبر ۲۶۶۷ ۱۸۶۱ پیر کالونی مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵

گواہ شد: عبداللطیف وصیت نمبر ۱۶۱۹۷ ۱۸۶۱ پیر کالونی مارٹن روڈ کراچی ۵

مسل نمبر ۲۰۶۲۴

میں رحمت علی جاوید ولد مولوی احمد علی صاحب صادق قوم جٹ سانگھا پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: رحمت علی جاوید ۶۹/۱۶ سعید آباد مہاجر کیمپ کراچی ۲۸

گواہ شد: میاں محمد ریاض سیفی ماڈرن موٹرز لمیٹڈ بیومنٹ روڈ پوسٹ بکس ۸۵۰۵ کراچی ۴

گواہ شد: بشیر الدین عباسی ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

قرارداد تعزیت

ہم افراد جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ جماعت احمدیہ کے ممتاز صحافی شاعر احمدیت جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے عزیز و اقارب بیوی بچوں سے یہ چند حروف بطور تعزیت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ اس خلاء کو اپنے فضل سے پورا فرمائے

(حکیم عبدالعزیز صدر جماعت احمدیہ چک چھٹہ۔ ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت اور سزا ذہانت پیدا کرنے کے دو اہم ذریعے ہیں۔

قومی کاموں کیلئے ضروری ہے کہ محبت کی روح اور سزا کا خوف دونوں کارفرما ہوں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ذہانت پیدا کرنے کا پہلا ذریعہ محبت ہے۔ چنانچہ دیکھ لو ماں کس طرح ہر وقت اپنے بچہ کا فکر رکھتی ہے اس کا یہ فکر ہی اس کی ذہانت کا موجب ہے فرق صرف یہ ہے کہ اس کی ذہانت محدود ہوتی ہے اور ذہین شخص کی ذہانت وسیع ہوتی ہے ورنہ بیوقوف شخص بھی بعض دفعہ ایسے معاملہ میں آکر بڑا ذہین بن جاتا ہے جس میں اس کا ذاتی فائدہ ہوتا ہے لیکن وہ ذہین نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس کی ذہانت محدود اور وقتی ہوتی ہے اسیطرح ماں بھی اپنے بچہ کے متعلق بڑی ذہانت سے کام لیتی ہے اور اس کی ہر ضرورت کا فکر رکھتی ہے لیکن اس کی یہ ذہانت محدود ہوتی ہے۔ بہرحال ذہانت یا محبت سے پیدا ہوتی ہے یا خوف سے پیدا ہوتی ہے۔ خوف کے وقت بھی انسانی ذہن خوب تیز ہو جاتا ہے یا پھر تجربہ سے انسانی ذہن تیز ہو جاتا ہے یہی چند امور ہیں جن کا ذہانت کے پیدا کرنے میں بہت بڑا دخل ہے مگر جو محدود ذہانت ہو اس کا کسی خاص پہلو میں تو فائدہ ہو سکتا ہے مگر باقی امور میں نہیں۔ ایک شخص گو اپنے فائدہ یا اپنے بچے کے فائدہ کے لئے بڑی ذہانت کا ثبوت دے گا مگر قوم کے لئے وہ مفید نہیں ہوگا کیونکہ اس کی ذہانت محدود ہے انہی محدود ذہنوں میں سے میں نے ماں کو پیش کیا ہے وہ عام طور پر اپنے بچہ کے متعلق ایسی ایسی فکریں رکھتی ہے کہ دوسرے حالات میں ویسی فکریں انسان کو نہیں سوجھ سکتیں وہ بعض دفعہ اپنے بچہ کے متعلق اتنا سوچتی ہے کہ کہتی ہے میں دس سال کے بعد یہ کروں گی اور وہ کروں گی۔ تو اس ذہانت کی محرک محبت ہے۔ اسیطرح کبھی خوف ذہانت کا محرک ہو جاتا ہے۔ پس اس وقت جس ذہانت کی طرف توجہ دلا رہا ہوں وہ عام ذہانت ہے محبت بے شک پہلی چیز ہے جو ذہانت پیدا کرتی ہے مگر یہ محبت تو ایمان پہلے ہی پیدا کر رہا ہے اور خصوصاً جب قومی کاموں میں نوجوان حصہ لیں گے۔ اور قومی روح اپنے اندر پیدا کریں گے۔ جس کا پیدا کرنا میں ان کے مقاصد میں سے ایک مقصد قرار دے چکا ہوں تو لازماً محبت بھی پیدا ہوگی۔ اور محبت کے نتیجہ میں جو ذہانت پیدا ہوتی ہے وہ بھی ان میں رونما ہوگی۔ مگر دوسرا حصہ ذہانت کا سزا سے مکمل ہوتا ہے ...... جب کسی سے کوئی قصور سرزد ہو تو وہ اس کی سزا برداشت کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہے کیونکہ اس کے بغیر کبھی ذہانت پیدا نہیں ہو سکتی جب یہ ذہانت کسی انسان کے اندر پیدا ہو جائے تو پھر اس کا علم اور ترقی کرتا ہے اور جب انسان بہت زیادہ ذہین ہو جاتا ہے تو اس کا علم لدنی بڑھنے لگتا ہے۔ کتابی علم صرف کتابیں پڑھنے سے بڑھتا ہے مگر لدنی علم ذہانت سے بڑھتا ہے۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۰/۲ بروز جمعرات بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ امیدوار اپنے کان صاف کر کے آئیں۔

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۔ ۵ فٹ ۶ انچ چھاتی ۳۲ ۔ ۳۰

وزن ۔ ۱۱۳ پونڈ۔ تعلیم ۔ پانچ جماعت

عمر ۔ ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک ۔ (نظارت امور عامہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۸ رفروری۔ شیخ مجیب اور مسز اندرا گاندھی کے درمیان گفتگو کے بعد آج ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ نام نہاد بنگلہ دیش سے بھارتی فوجیں ۲۵ مارچ تک واپس چلی جائیں گی۔ شیخ مجیب نے بھارتی فوج کے کردار کی تعریف کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ بھارت کے ساتھ تعلقات بڑھتے چلے جائیں گے اور دونوں ملک ایک دوسرے سے گہرا تعاون اور اشتراک رکھیں گے۔ مسز اندرا گاندھی نے بنگلہ دیش کی ہر ممکن مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ دونوں لیڈروں نے وقتاً فوقتاً باہمی بات چیت اور مشورہ کے لئے ایک مشینری قائم کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فرخا بیراج پر بھی گفتگو ہوئی۔ شیخ مجیب نے اندرا گاندھی کو ڈھاکہ آنے کی دعوت دی جسے انہوں نے منظور کر لیا۔

ڈھاکہ ۸ رفروری۔ نام نہاد بنگلہ دیش کی حکومت نے ایک حکم کے ذریعہ وہ تمام عدالتی فیصلے کالعدم قرار دے دیئے ہیں جو گزشتہ ایک سال کے دوران مشرقی پاکستان میں کئے گئے تھے۔

لاہور ۸ رفروری۔ واپڈا کے چیئرمین نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہم ۹ لاکھ کیلو واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن خشک سالی اور پانی کی کمی کی وجہ سے اس وقت ساڑھے سات لاکھ کیلو واٹ بجلی تیار کی جارہی ہے بجلی کی پیداوار میں کمی کا سلسلہ موسم برسات تک جاری رہے گی۔ چیئرمین نے بتایا کہ حال ہی میں جو بارش ہوئی ہے اور پہاڑی مقامات پر برف باری ہوئی ہے اس کی وجہ سے صورت حال کو بہتر بنانے میں کوئی خاص مدد نہیں ملی۔ آپ نے کہا واپڈا نے بجلی کی سپلائی پر جو پابندیاں عائد کی تھیں وہ بڑی حد تک کامیاب رہیں۔ واپڈا کے چیئرمین نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہر سال تقریباً تین کروڑ روپے کی بجلی چوری کی جاتی ہے۔ چوری کا سراغ لگانے کی جو کوشش کی گئی ہے وہ زیادہ کامیاب نہیں ہوئی ہے۔

نئی دہلی ۸ رفروری۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ برطانیہ کی خواہش ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش میں خوشگوار تعلقات قائم ہو جائیں ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا برطانیہ بحر ہند میں اپنی تھوڑی بہت بحری طاقت رکھنا چاہتا ہے تاکہ ملائیشیا اور سنگاپور سے کئے گئے معاہدوں کو پورا کیا جاسکے۔ اور تجارتی لین دین بھی جاری رہ سکے۔

تقریب رخصتانہ

۵ر تبلیغ (۵ر فروری) بروز ہفتہ بعد نماز عصر مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ النور صاحبہ ایم اے کی تقریب رخصتانہ ان کے مکان "مہبط الانوار" واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ازراہ شفقت شمولیت فرمائی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد دیگر افراد اور خواتین مبارکہ نے بھی شرکت فرمائی۔

عزیزہ امۃ النور صاحبہ کا نکاح ۲۸ر نومبر ۷۱ء کو حضور ایدہ اللہ نے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر واقف زندگی سابق نائب امام مسجد لندن (ابن حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رض) کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو کہ مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب کے بیٹے عزیزم نصیر الحق صاحب نے کی آپ کے دوسرے صاحبزادے عزیز مشہور الحق صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے بھی ایک نظم پڑھی جو کہ آپ نے اس تقریب کے لئے کہی تھی۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴